اجْتَنِبُوا الخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ (الحديث)

شراب سے بچو، بے شک شراب ہر گناہ کے دروازہ کو کھولنے والی ہے۔

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر-۲۴

اسلام اور شراب نوشی

حضرت مولانا **سیّد ارشد مدنی** صاحب دامت برکاتہم

صدر المدرسین

واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی

دار العلوم دیوبند

۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شراب پینا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

قرآن کہتا ہے :

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ○﴾

(المائدة: ۹۰ – ۹۱)

(اے ایمان والوں شراب اور جوا اور بت اور پانسے (قرعہ کے تیر) سب شیطان کے گندے کام ہیں سوان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تم میں

دشمنی اور بیر ڈالے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے
روکے تو کیا باز آؤ گے؟)۔

اس سے پہلے بھی شراب کے حرام ہونے کے بارے میں آیتیں اتر چکی تھیں حکم آچکا تھا لیکن چونکہ بالکل صاف طور پر شراب کو چھوڑ دینے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ شراب کے بارے میں کھلا ہوا واضح حکم فرما دیجئے؛ چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی جس میں صاف طور پر بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے باز رہنے کی ہدایت تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مطمئن ہو گئے اور چلّا اٹھے کہ اللہ ہم نے شراب کو چھوڑ دیا اور ہم شراب سے باز آ گئے، لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے شراب خانے برباد کر دئے گئے مدینہ کے گلی کوچوں میں شراب پانی کی طرح بہتی پھرتی تھی، سارا عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر معرفت ربانی اور محبت و اطاعت نبوی کی شراب طہور سے مخمور اور مست ہو گیا، تمام گندگیوں کی جڑ شراب کے مقابلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جہاد ایسا کارگر ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی، شراب پی کر جب عقل جاتی رہتی ہے تو بعض اوقات شرابی پاگل ہو کر آپس میں لڑ پڑتے ہیں حتی کہ نشہ اترنے کے بعد بھی کبھی کبھی لڑائی کا اثر باقی رہتا ہے اور دشمنیاں قائم ہو جاتی ہیں۔

اسی لئے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اِجْتَنِبُوْا الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ﴾
''شراب سے بچو بے شک شراب ہر گناہ کے
دروازہ کو کھولنے والی ہے''۔

قرآن کی اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب پینے والا اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اور عذاب کا مستحق ہے اور قرآن نے اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰـهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْـهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ (النساء : ۱٤)

''جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور اسلام کی قائم کی ہوئی حدود سے بڑھ جائیگا اللہ اس کو آگ میں ڈالدیگا ہمیشہ اس میں رہیگا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے''۔

لیکن افسوس کی بات ہے ہمارے معاشرہ میں شراب کی لعنت ناقابل بیان حد تک بڑھ گئی ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو دنیا میں شراب پیتا ہے قیامت کے دن اس کو اللہ ''طِیْنَةُ الْخَبَالِ'' پلائیگا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ''طِیْنَةُ الْخَبَالِ'' کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والی

پیپ: مطلب یہ ہے کہ جہنم کی آگ میں شرابی کو جب پیاس لگے گی تو پانی کی جگہ اس کو جہنم میں جلنے والوں کے جسم سے جو پیپ نکلے گی وہ پلائی جائیگی، شرابی کو اپنے برے انجام سے بچنے کے لئے توبہ کرنی چاہئے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

﴿لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ﴾

''یعنی شراب کی لت والا جنت میں نہیں جائے گا''

شراب ایسی بری چیز ہے کہ اللہ کی لعنت صرف شرابی پر ہی نہیں ہے بلکہ جو ذرا بھی شراب کے لئے ذریعہ بنتا ہے اس پر بھی اللہ کی لعنت بتائی گئی ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

﴿لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَشَارِبَھَا وَسَاقِیَھَا وَمُبْتَاعَھَا وَبَائِعَھَا وَعَاصِرَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ وَآکِلَ ثَمَنِھَا﴾

''اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت شراب پر ہے اور شرابی پر بھی اور شراب پلانے والے پر بھی اور خریدنے والے پر بھی اور بیچنے والے پر بھی، بنانے والے پر بھی اور بنوانے والے پر بھی اٹھا کر لے جانے والے پر بھی اور جس کے پاس اٹھا کر لے

جائی جارہی ہے اس پر بھی اور شراب کا پیسہ کھانے والے پر بھی‘‘۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس گناہ میں جو شخص بھی شریک ہے وہ شراب اور شرابی ہی کی طرح اللہ کی لعنت کا مستحق ہے اور اللہ کی رحمت سے محروم ہے اسی لئے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شراب پینے والے بیمار ہوں تو ان کی عیادت یعنی مزاج پرسی کے لئے مت جاؤ، امام بخاری حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان فرماتے ہیں کہ شراب پینے والوں کو سلام بھی مت کرو، عیادت اور سلام کرنے کی ممانعت کیوجہ علماء کے نزدیک شرابی کا فاسق اور ملعون ہونا ہے جیسا کہ پہلے گزرا ہے، کچھ حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ شرابیوں کے ساتھ نہ اٹھو نہ بیٹھو اور بیمار ہوں تو عیادت بھی نہ کرو، وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو اور شراب پینے والا قیامت کے دن اللہ کے سامنے اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اس کی زبان سینہ تک لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کی رال بہہ رہی ہوگی ہر دیکھنے والا اس سے گھن کریگا، دیکھ کر پہچان جائیگا کہ یہ دنیا میں شرابی تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شراب نوشی بہت بڑا گنا ہے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر

رضی اللہ عنہما اور کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد بیٹھے تھے وہاں تذکرہ ہوا کہ بڑے سے بڑا گناہ کیا ہے جب کوئی حتمی رائے نہیں بن سکی تو مجھ کو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ (مؤمن کا) شراب نوشی ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے پاس آکر بتایا تو ان لوگوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی اس بات کو نہ مانا اور اٹھ کر خود ان کے پاس گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ بنو اسرئیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی سے کہا کہ اگر زندگی چاہتا ہے تو شراب پی یا کسی کو قتل کر یا کسی عورت سے بدکاری کر یا سور کا گوشت کھا نہیں تو تجھے قتل کر دیا جائیگا اس نے سب سے چھوٹا گناہ سمجھ کر شراب پی لی تو جب شراب پی کر عقل ہی کھو گئی تو پھر بادشاہ کے کہنے کے مطابق سارے ہی گناہ کرتا چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ شراب پینے کے بعد چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی اور شرابی کے مثانہ میں اگر شراب کا ایک قطرہ بھی موت کے وقت ہوگا تو جنت اس پر حرام ہے۔

بالخصوص علماء کرام اور ہر جگہ کے ذمہ دار لوگوں کا یہ فرض ہے کہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے شراب نوشی کی لت میں پڑے ہوئے لوگوں کے ہاتھ کو پکڑیں ان کو عذاب آخرت سے ڈرائیں اور توبہ کرائیں، کیونکہ

توبہ اور استغفار کا دروازہ کھلا ہوا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿يَـا ابْـنَ آدَمَ لَـوْ بَـلَـغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَـانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي﴾

''اے آدمی اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہونچ گئے ''یعنی گناہوں کا پہاڑ بن گیا'' پھر بھی اگر تو مجھ سے معافی مانگے گا تو میں معاف کردوں گا''۔

لیکن توبہ صرف زبان سے توبہ کہہ لینے کا نام نہیں ہے، بلکہ توبہ نام ہے اپنی زندگی کو اس گناہ سے پاک کرلینے کا جس سے توبہ کررہا ہے اور اللہ سے سچا اور پکا عہد کرنے کا کہ اب یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔

اب دین سے دوری کی وجہ سے ہمارے جوانوں میں بالخصوص شراب کی عادت بڑھتی جارہی ہے اس لئے اس مضمون کو ذہن نشین کر کے عام مجمع میں بھی بیان کیا جائے کیونکہ جمعہ کے دن مسجد میں تو عام طور پر بری عادتوں سے دور رہنے والے لوگ ہی آتے ہیں اس لئے عام لوگوں تک زیادہ سے زیادہ اس مضمون کو پہنچانے کے لئے ایسے اجتماعات کا اہتمام کرنا چاہئے جس میں ہر طرح کے لوگ شریک رہیں۔